

اب ہے دلی کی طرف کوچ ہمارا غالب ! کی طرف ہے جو ان کا
 آج ہم حضرت نواب سے بھی مل آئے تخلص بھی تھا اور واضح
 ہے کہ یہ غزل نواب سے رخصتی ملاقات کے بعد کہی گئی تھی۔

۱۔ شرح : اگر کسی پر دل آجائے، یعنی کسی سے محبت ہو جائے تو
 اسے دیکھنے کا لطف اُس وقت خوب آئے، جب وہ اپنے ہاتھ سے عاشق کو ذبح
 کرنے لگے۔ بلاشبہ اس طرح عاشق کی جان جائے گی، لیکن بلا سے، اس کی کیا پروا
 ہے؟ وہ لطف جان سے بدرجہا زیادہ عزیز ہے، لیکن شرط یہی ہے کہ کسی سے
 عشق ہو جائے۔

۲۔ شرح : جو دوست، عزیز اور رفیق مجھے کشتی پر سوار کرانے کے
 لیے ساحل تک ساتھ آئے اور واپس چلے گئے، انھیں کیا معلوم کہ دریا میں روانگی
 کے بعد میری کشتی پر کیا کیا آفتیں اور مصیبتیں نازل ہوئیں۔

مطلب یہ کہ حق و صداقت کی پاسداری اور ادا سے قرائض میں جن مصیبتوں
 سے سابقہ پڑتا ہے، ان کا صحیح اندازہ وہ لوگ نہیں کر سکتے، ہوا لگ بیٹھے ہوئے
 صرف اس راتے تک چھوڑ آتے ہیں اور اصل منزل میں ساتھ نہیں دیتے۔ ہمارے
 ہاں گزشتہ دور میں ہزاروں واقعات پیش آئے کہ کسی شخص کو قید یا جلا وطنی کی
 سزا ملی اس کے دوست اور رفیق نعرے لگاتے ہوئے جیل خانے کے دروازے
 تک ساتھ گئے، مگر انہیں اس شخص کی تکلیفوں کا صحیح اندازہ کیا ہو سکتا تھا، جس نے
 خود کئی کئی سال تنہائی کی قید میں گزارے۔

۳۔ لغات : حجاج : حجاج کی جمع، حاجی لوگ۔

شرح : اے شیخ ! ہم حاجیوں کے قافلے کے ساتھ عموماً کئی
 کئی منزل چلے جاتے ہیں، لیکن حرم تک نہیں پہنچے اور ہمیں اس مقدس مقام تک
 سفر میں جو مزہ مل رہا ہے، اسے وہاں پہنچ کر ختم نہیں کرنا چاہئے، لہذا پہنچ